

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 11 اکتوبر 1951

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

بنام

فنلے ملز لمیٹڈ

[ہری لال کانیا چیف جسٹس، مہر چند مہاجن اور چندر شیکھر ایئر جسٹس صاحبان]

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (XI، سال 1922)، دفعہ 10 (2) (xv) - نشان تجارت کے اندراج کے لیے ہونے والے اخراجات - آیا کاروباری اخراجات - اندراج کا اثر۔

ٹیکسٹائل کے سامان کی تیاری اور فروخت کرنے والی کمپنی کی طرف سے پہلی بار اپنے نشان تجارت کا اندراج کرنے میں ہونے والا خرچ جو 25 جنوری 1937 سے پہلے استعمال میں نہیں تھے، محصولی اخراجات ہے اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت قابل اجازت کٹوتی ہے۔ یہ حقیقت کہ اندراج کے بعد نشان تجارت کو الگ سے تفویض کیا جاسکتا ہے اور نہ کہ صرف کاروبار کی پگڑی کے حصے کے طور پر، اندراج کے سرمایہ جاتی اخراجات کو نہیں بناتا ہے۔ یہ صرف ایک اضافی اور اتفاقی سہولت ہے جو نشان تجارت کے مالک کو دی جاتی ہے؛ یہ خود نشان تجارت میں کچھ نہیں جوڑتا ہے۔

بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کی توثیق ہوئی۔

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام دی سنچری اسپننگ اینڈ ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ  
[1947] 15 آئی ٹی آر 105) منظور شدہ۔ برٹش انسولیڈ اینڈ ہیلسی کیبلز لمیٹڈ بنام ایٹھرنٹن

[1926] [اے سی 205]، سو درن بنام بورکس کنسولٹیڈ لمیٹڈ [1942] 10 آئی ٹی آر سپلیمنٹری (1)، ہنریکسن بنام گرافٹن ہوٹل لمیٹڈ [1942] 2 کے بی 184 کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 103، سال 1950۔

بمبئی عدالت عالیہ (چگلا چیف جسٹس اور تینڈو لکر جسٹس) کے 25 مارچ 1949 کے فیصلے سے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 31، سال 1948 میں اپیل۔

ایم سی سینتلاوڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (جی این جوشی، ان کے ساتھ) اپیل کنندہ کی طرف

سے۔

آر جے کولواہ، مدعا علیہ کے لیے۔

1951. یکم اکتوبر۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس کانیا چیف نے سنایا۔

یہ بمبئی میں عدالت عالیہ کے ایک فیصلے کی اپیل ہے اور یہ انکم ٹیکس ٹریبونل کی طرف سے اس کے سامنے پیش کردہ سوال کے سلسلے میں عدالت عالیہ کی طرف سے ظاہر کردہ رائے سے پیدا ہوتی ہے۔ مادی حقائق یہ ہیں۔ مدعا علیہ ایک ٹیکسٹائل ملز کمپنی ہے جو ٹیکسٹائل کے سامان کی تیاری اور فروخت کا کاروبار کرتی ہے۔ 1941، 1942 اور 1943 کے کیلنڈر سالوں کے ساتھ ختم ہونے والے اکاؤنٹنگ ادوار کا احاطہ کرنے والے تشخیصی سالوں 44-1943 اور 45-1944 کے لیے، مدعا علیہ نے پہلی بار اپنے نشان تجارت کا اندراج کرنے میں ہونے والے اخراجات کا دعویٰ کیا جو 25 فروری 1937 سے پہلے استعمال میں نہیں تھے، بطور ریونیو اخراجات اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (2) (xv) کے تحت مذکورہ ادوار کے لیے اپنی آمدنی میں سے قابل اجازت کٹوتی کے طور پر۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی بنام دی سنچری اسپننگ اینڈ ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ (1) میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد، ٹریبونل نے ٹیکس دہندہ کے دعوے کی اجازت دی۔ اپیل کنندہ کی خواہش پر ٹریبونل نے ہائی کورٹ کی رائے کے لیے درج ذیل سوال پیش کیا:-

"کیا، معاملے کے حقائق کے مطابق، ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے پہلی بار اپنے نشان تجارت کا اندراج کرنے میں ہونے والا خرچ جو 25 فروری 1937 سے پہلے استعمال میں نہیں تھا، محصولی اخراجات ہے اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10(2)(xv) کے تحت قابل اجازت کٹوتی ہے؟

عدالت عالیہ نے اپنے پچھلے فیصلے کے بعد اور یہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہ 25 فروری 1937 کے بعد نشان تجارت کے استعمال میں آنے کی حقیقت سے نتیجہ میں کوئی فرق نہیں پڑا، اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی، ہمارے پاس اپیل پر آئے ہیں۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اس سوال کا فیصلہ برٹش انسولیڈیٹڈ اینڈ سیلسی کیبلز لمیٹڈ بنام ایبھرنٹن (2) میں طے شدہ اصول کے مطابق کیا جانا چاہیے کہ آیا کوئی مخصوص ادائیگی سرمایہ یا محصول کی نوعیت کی تھی۔ اس صورت میں موصل کیبل بنانے والوں کا کاروبار کرنے والی کمپنی نے اپنے کلرک اور ٹیکنیکی تنخواہوں کے عملے کے لیے پنشن فنڈ قائم کیا۔ یہ فنڈ ایک امانت نامہ کے ذریعے تشکیل دیا گیا تھا جس میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ممبران اپنی تنخواہوں کا کچھ فیصد فنڈ میں ڈالیں اور یہ کہ کمپنی اراکین کے آدھے حصے کے برابر رقم کا حصہ ڈالیں اور مزید یہ کہ کمپنی کو فنڈ کا مرکز بننے اور ضروری رقم فراہم کرنے کے لیے 31,784 پاؤنڈ کا حصہ ڈالنا چاہیے تاکہ اس وقت کے موجودہ عملے کی پچھلے سالوں کی خدمت پنشن کے لیے درجہ بندی کرے۔ یہ رقم نیمے کا حساب سے اس بنیاد پر حاصل کی گئی تھی کہ یہ رقم بالآخر اس وقت ختم ہو جائے گی جب اس مقصد کو حاصل کیا جائے جس کے لیے اسے ادا کیا گیا تھا۔ ایوان بالا کا موقف تھا کہ یہ ادائیگی سرمایہ جاتی اخراجات کی نوعیت کی تھی اور اس لیے یہ قابل قبول کٹوتی نہیں تھی۔ اگرچہ ایوان بالا کے مختلف اراکین کی طرف سے اظہار رائے میں نقطہ نظر مکمل طور پر ایک جیسا نہیں ہے، لیکن معزز کیونے اپنی تقریر میں جو اصول بیان کیا ہے اسے محصولات کے اخراجات سے سرمایہ جاتی اخراجات میں فرق کرنے کے لیے ایک محفوظ جائزے کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ خرچ کی گئی رقم، ضروری نہیں اور تجارت کو براہ راست اور فوری فائدہ پہنچانے کے لیے، بلکہ رضاکارانہ طور پر اور تجارتی استحقاق کی بنیاد پر، اور بالواسطہ طور پر

کاروبار کو جاری رکھنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، ابھی تک مکمل طور پر اور خصوصی طور پر تجارت کے مقاصد کے لیے خرچ کی جاسکتی ہے۔ معزز چانسلسر نے مشاہدہ کیا کہ یہ سوال حقیقت کا سوال معلوم ہوتا ہے جس کا فیصلہ کمشنروں کے ذریعے ہر معاملے میں ان کے سامنے لائے گئے شواہد پر کیا جانا مناسب تھا۔ یہ جائزہ کہ سرمایہ جاتی اخراجات ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ کے لیے خرچ ہونے والی ہے اور آمدنی کے اخراجات ایک ایسی چیز ہے جو ہر سال دوبارہ ہونے والی ہے، فیصلے پر پہنچنے میں ایک مفید عنصر سمجھا جاتا تھا لیکن یقینی طور پر فیصلہ کن حقیقت نہیں تھی۔ معزز چانسلسر نے مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:- "لیکن جب کوئی خرچ نہ صرف ایک بار اور ہمیشہ کے لیے کیا جاتا ہے، بلکہ تجارت کے پائیدار فائدے کے لیے کسی اثاثے یا فائدے کو وجود میں لانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے اخراجات کو مناسب طریقے سے محصولات سے نہیں بلکہ سرمائے سے منسوب کرنے کی بہت اچھی وجہ ہے۔"

یہاں کی حقیقی صورتحال کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے لیے بھارتیہ نشانات تجارت ایکٹ، 1940 کی متعلقہ توجیحات کانوٹس لینا ضروری ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ایکٹ سے پہلے بھارت میں کوئی نشانات تجارت ایکٹ نہیں تھا لیکن یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ سامان کو منتقل کرنے کی کارروائی سے آزادانہ طور پر نشان تجارت کی خلاف ورزی کے لیے کارروائی ہوتی ہے۔ ایکٹ کی ابتدا تمہید کے ساتھ ہوتی ہے "جب کہ نشان تجارت کے اندراج اور زیادہ موثر تحفظ فراہم کرنا مناسب ہے" ایکٹ کے دفعہ 2(1) میں نشان تجارت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "سامان کے سلسلے میں استعمال ہونے والا یا استعمال کرنے کے لیے تجویز کردہ نشان اشارے کے مقصد کے لیے یا تاکہ سامان اور نشان استعمال کرنے کا حق رکھنے والے کسی شخص کے درمیان تجارت کے دوران تعلق کی نشاندہی ہو، آیا وہ اس شخص کی شناخت کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر۔" دفعہ 14 نشان تجارت کے مالک کو نشان تجارت اندراج کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اٹارنی جنرل نے اپیل کنندہ کی جانب سے اپنی دلیل کی حمایت میں دفعہ 20، 21، 28 اور 29 پر انحصار کیا۔ انہوں نے استدلال کیا کہ نشان تجارت ایکٹ سے پہلے، اگرچہ نشان تجارت کا مالک اپنے نشان تجارت کی خلاف ورزی کے لیے

کارروائی کو برقرار رکھ سکتا تھا اور اس طرح کے معاملے میں کارروائی بنائے نالش سامان کو منتقل کرنے کی کارروائی میں کارروائی بنائے نالش سے بالکل مختلف تھی، نشان تجارت ایکٹ کے ذریعے نشان تجارت کے مالک کے حق میں دفعہ 21 کا اضافہ کیا جاتا ہے، اور اسے نشان تجارت ایکٹ کی دفعہ 28 اور 29 کے تحت پگڑی سے آزادانہ طور پر تفویض کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ سوال خود کو حل کرتا ہے کہ آیا ان دونوں واقعات بنائے نالش سے معاملہ معزز چانس لریو کے مقرر کردہ اصول کے تحت آتا ہے، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں، اپیل کنندہ کی طرف سے زور دیا گیا دلیل ناکام ہونا چاہیے۔ یہ دعویٰ نہیں کیا گیا ہے کہ نشانات تجارت ایکٹ کے ذریعے ایک نئے اثاثے وجود میں آئے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا گیا کہ ایک پائیدار نوعیت کا فائدہ وجود میں آیا ہے۔ یہ دلیل دی گئی کہ جس طرح زیادہ پیداواری صلاحیت پیدا کرنے والے نفاذ سے مشینری زیادہ قیمت حاصل کر سکتی ہے، اسی طرح موجودہ معاملے میں نشان تجارت ایکٹ سے پہلے موجود نشان تجارت نے نشان تجارت ایکٹ کی وجہ سے پائیدار نوعیت کا فائدہ حاصل کیا اور اس کے تحت اندراج کے لیے ادا کی جانے والی فیس سرمایہ جاتی اخراجات کی نوعیت کی تھی۔ ہماری رائے میں یہ مشابہت غلط ہے۔ وہ مشینری جو کسی نئی ایجاد کو شامل کر کے اپنی بہتری کی وجہ سے زیادہ پیداواری صلاحیت حاصل کرتی ہے، فطری طور پر اس عمل سے ایک نیا اور تبدیل شدہ اثاثہ بن جاتی ہے۔ جب تک مشینری برقرار رہتی ہے، بہتری مشینری کے مالک کے فائدے کے لیے جاری رہتی ہے۔ ایک خستہ حال چھت کو زیادہ ٹھوس چھت سے تبدیل کرنا اسی بنیاد پر کھڑا ہے۔ تاہم نشانات تجارت ایکٹ کا نتیجہ صرف دو گنا ہے۔ اندراج کے ذریعے، مالک کو نشان تجارت کی اپنی ملکیت ثابت کرنے کی ذمہ داری سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اسے اندراج سرٹیفکیٹ پیش کرنے پر پہلی نظر میں ثابت سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح یہ محض اسے مقدمے کی صورت میں، عدالت میں، نشان تجارت پر اپنا حق ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے کی پریشانی سے بچاتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ اندراج ضمنی ضمانت کی نوعیت کی ہوتی ہے جس میں تاجر کو خلاف ورزی کرنے والے روپے کے خلاف سستی اور زیادہ براہ راست داد رسائی فراہم کی جاتی ہے۔ اندراج منسوخ کریں اور اسے اب بھی اپنے تجارتی

نشان کی ترقی کو روکنے کے لیے عام قانون میں نافذ کرنے کا حق حاصل ہے۔ ہماری رائے میں، یہ نہ تو ایسا اثاثہ ہے اور نہ ہی کوئی فائدہ ہے جو اس کے اندراج کے لیے ادائیگی کو سرمائے کا خرچ بنائے۔ اس سلسلے میں یہ نوٹ کرنا مفید ہو سکتا ہے کہ کسی کمپنی کی طرف سے جائیداد کے حق کا دفاع کرنے میں ہونے والے اخراجات کو سرمائے کی نوعیت کا خرچ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ سوڈرن (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) بنام بورکس کنسولٹیڈ لیڈ میٹڈ (1) میں، یہ کہا گیا ہے کہ جہاں کسی مستقل سرمایہ اثاثے کے حصول یا بہتری کے لیے رقم رکھی جاتی ہے، وہ سرمایہ سے منسوب ہے، لیکن اگر ادائیگی کے ذریعے مستقل سرمایہ اثاثے میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاتی ہے، تو یہ مناسب طور پر محصول سے منسوب ہے، جو کہ بنیادی طور پر دیکھ بھال، سرمائے کے ڈھانچے کی دیکھ بھال یا کمپنی کے سرمائے کے اثاثے کا معاملہ ہے۔ ہماری رائے میں، نشان تجارت کے مالک کو اندراج کے ذریعے حاصل ہونے والا فائدہ اخراجات کے اس زمرے میں آتا ہے۔ یہ حقیقت کہ اندراج کے بعد نشان تجارت کو الگ سے تفویض کیا جا سکتا ہے، اور نہ کہ صرف کاروبار کی پگڑی کے حصے کے طور پر، اندراج کے اخراجات کو سرمایہ جاتی اخراجات بھی نہیں بناتا ہے۔ یہ صرف ایک اضافی اور اتفاقی سہولت ہے جو نشان تجارت کے مالک کو دی جاتی ہے۔ یہ خود نشان تجارت میں کچھ نہیں جوڑتا ہے۔

عدالت عالیہ کے فیصلے میں اس حقیقت پر کچھ زور دیا گیا ہے کہ اندراج کی وجہ سے نشان تجارت کی مدت صرف سات سال کے لیے ہوتی ہے، اور اس طرح اس میں وہ استحکام نہیں ہوتا جو عام طور پر اسے سرمایہ جاتی اخراجات بنانے کے لیے اور ایک پائیدار نویت کے فائدے کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ فاضل اٹارنی جنرل نے دعویٰ کیا کہ یہ نظریہ کہ اندراج کا فائدہ سات سال تک، یعنی ایک محدود مدت کے لیے، اندراج کے اخراجات کو سرمایہ جاتی اخراجات کے طور پر سمجھے جانے سے روکتا ہے، غیر معقول ہے اور اس دلیل کے لیے انہوں نے ہنریکسن (ٹیکس کے انسپکٹر) بنام گرافٹن ہوٹل لمیٹڈ (1) پر انحصار کیا۔ اس صورت میں لائسنسنگ (کنسولٹیڈ ایشن) ایکٹ، 1910 کی دفعہ 14 کے تحت لائسنس دیتے وقت لائسنسنگ ججوں کی طرف سے مقرر کردہ اجارہ داری کی قیمت قسطوں کے ذریعے مکان مالک کے ساتھ قرارداد کے ذریعے

لائسنسنگ احاطے کے کرایہ داروں نے ادا کی۔ ان کو محصولات کے اخراجات کے طور پر کاٹنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن عدالت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ معزز گرین ایم آر نے پہلے اس بات پر غور کیا کہ ادائیگی اسی زمرے میں آتی ہے جس میں پٹہ کی گرانٹ پر پرمیم کی ادائیگی یا جائیداد میں بہتری پر ہونے والے اخراجات ہوتے ہیں جو لائسنس دینے کی شرط کے طور پر جوں کو کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد انہوں نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ ادائیگی ایک ہی بار میں نہیں بلکہ قسطوں میں کی جا رہی ہے جس سے ادائیگی کی نوعیت میں فرق پڑتا ہے۔ اس نے اس طرح مشاہدہ کیا: "جب بھی کسی مدت کے لیے لائسنس دیا جاتا ہے، ادائیگی اس مدت کے لیے اجارہ داری کی خریداری کے طور پر کی جاتی ہے۔ جب لائسنس بعد کی مدت کے لیے دیا جاتا ہے، تو اجارہ داری کی قیمت اس مدت وغیرہ کے سلسلے میں ادا کی جانی چاہیے۔ اگر لائسنس کی تجدید کی جاتی ہے تو ادائیگیاں بار بار ہوتی ہیں، وہ وقتاً فوقتاً نہیں ہوتی ہیں تاکہ انہیں ادائیگیوں کا معیار فراہم کیا جاسکے جسے ریونیو اکاؤنٹ میں کم کیا جانا چاہیے۔ جس چیز کے لیے ادائیگی کی جاتی ہے وہ مستقل معیار کی ہوتی ہے حالانکہ اس کی استحکام، مدت کی لمبائی کے لحاظ سے مشروط ہونے کی وجہ سے، قلیل مدتی ہوتی ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس نوبت کی ادائیگی اسی طبقے میں آتی ہے جس میں پٹہ کی گرانٹ پر پرمیم کی ادائیگی ہوتی ہے، جو تسلیم شدہ طور پر کٹوتی کے قابل نہیں ہے۔" اٹارنی جنرل نے ان مشاہدات پر انحصار کرتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی کہ فائدہ کی مستقل حیثیت اس طرح ان سالوں کی تعداد پر منحصر نہیں تھی جس کے لیے اسے نشان تجارت کے مالک کے فائدے کی ضمانت دینی تھی۔ ہماری رائے میں، ان مشاہدات کو اس تناظر میں پڑھنا ہوگا جس میں وہ کیے گئے ہیں۔ رولس کے قابل ماسٹر صرف قسطوں کے ذریعے ادائیگی کے سوال پر بحث کر رہے تھے کیونکہ اس سے اخراجات کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ سب سے پہلے اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ زیر بحث ادائیگی سرمایہ کی نوعیت کی تھی اور اسی نوعیت کی تھی جو پٹہ کی گرانٹ پر ادا کی جانے والی پرمیم تھی اور اس لیے ضروری ہے کہ یہ سرمایہ کی نوعیت کی ہو۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد، انہوں نے صرف اس دلیل کو مسترد کیا کہ چونکہ پرمیم ایک سے زیادہ قسطوں میں ادا کیا گیا تھا اس لیے اس نے سرمایہ جاتی اخراجات کی نوعیت کھو دی۔ ہماری رائے میں، یہ کہنے سے بالکل مختلف بات ہے کہ فائدہ محدود وقت کے لیے ہونے کی

حقیقت نے ادائیگی کی نوبت کو کسی بھی طرح سے تبدیل کر دیا۔ جیسا کہ معزز چانسٹریٹی کاؤنٹ کیونے مشاہدہ کیا ہے کہ سوال ہمیشہ حقیقت میں سے ایک ہوتا ہے جو انفرادی طور پر ہر معاملے کے حالات پر منحصر ہوتا ہے۔

ہماری رائے میں، انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی بنام دی سنچری اسپننگ اینڈ ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ (1) میں رپورٹ کردہ عدالت عالیہ کا فیصلہ درست ہے اور موجودہ معاملے میں بھی اپیل کنندہ دلیل کو ناکام ہونا چاہیے۔ اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: پی اے مہتا۔  
جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: آر اے گووند۔